© rasailojaraid.com

رُوداد سفرِ برطانیہ

سید عطاء المحسن بخاری

اِک ذرا سفید کافرستان تک

ہڈرس فیلڈ

پہاڑی علاقہ ہے پہاڑوں کو کاٹ کاٹ کر شہر بسایا گیا ہے یہ ایک چھوٹا ٹاؤن ہے اکثریت سفید کافروں کی ہے مسلمان دوسرے درجہ کی اکثریت میں ہیں۔ ہندو بہت کم اور سکھ تیسرے درجہ کی اقلیت ہیں۔ یہ کے بھی چوتھی اقلیت ہیں۔ میرا قیام ہڈرس فیلڈ کے اس علاقے میں تھا جہاں مسلمانوں نے سب سے پہلی مسجد بنائی۔ ۲۲ اپر جارج سٹریٹ تاریخی اعتبار سے یہ علاقہ ان فوجیوں کی قدیم عمارتوں پر مشتمل ہے جو پچھلی صدی میں ہندوستان پر راج کرنے کے لئے بھیجے گئے تھے اب اس علاقے پر مسلمانوں کا قبضہ ہے اور اکثر عمارتیں مسلمانوں کی ملکیت ہیں مسجد سٹریٹ میں میرے میزبان فضل الٰہی صاحب رہتے ہیں ان کا گھر اور مسجد آمنے سامنے ہیں ۱۹۸۷ء میں تو انہوں نے کمال مہربانی سے اپنے مکان کا ایک کمرہ ہمارے لئے مخصوص کر دیا تھا۔ راقم سید خالد مسعود گیلانی اور عبداللطیف چیمہ صاحب یہیں رہتے گویا یہ کمرہ "یوکے ختم نبوت مشن" کا دفتر تھا۔ تمام ملاقاتیں اور پروگرام یہیں پایۂ تکمیل کو پہنچتے۔ اس مرتبہ بھی انہوں نے اسی حسنِ سلوک کا مظاہرہ کیا۔ مگر میں نے مسجد کے حجرہ کو ترجیح دی۔ اور میری تمام کاوشوں کا مرکز مسلمانوں کی یہی قدیم مسجد رہی مسجد کے منتظمین حاجی محمد صادق صاحب حاجی محمد صدیق صاحب، حاجی امانت علی اور ان کے فرزند مولانا محمد ظفر صاحب میرے ساتھ انتہائی مہربان رہے ان کا حسنِ سلوک اور مروت نہ بھولنے والا رویہ میرے قیام کی حسین یادگار ہے۔ حاجی محمد صادق صاحب کا جرنیل نایغ ماحول کو متاثر کرتے، ان کی شخصیت کا امیج بلند کرتے اور حلقۂ احباب میں اضافہ کا موجب بنتا حاجی صاحب قرآن کریم، اقبالیات اور نفیس خلیلی کے معاملہ میں سند مانے جاتے ہیں۔ لیکن زمانے کی کج ادائیوں اپنوں کی کرم فرمائیوں اور عقرب صفت انسانوں سے بہت نالاں ہیں ہماری سماجی زندگی کی کراہتوں اور شخصی ایذا رسانیوں سے اکثر کبیدہ خاطر رہتے ہیں مردم گزیدہ ہیں اور اب تو سایۂ دیوار دیکھ کر بھی رک جاتے ہیں کہ کہیں یہ سایہ اپنی ظلمتوں میں لپیٹ لے اور تاریکیوں میں گم ہونے والے پھر روشنی کو کبھی قریب سے دیکھ بھی نہیں پاتے اور برطانوی اندھیروں کی زد سے بچنا ناممکن تو نہیں مگر دشوار تر ہے۔ برطانیہ میں مسلمانوں کے تعلیمی مسائل اور سماجی مسائل پر اپنا تفصیلی تجزیہ پیش کیا حاجی صاحب مسلمانوں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے لئے مضبوط سہارا ہیں۔

۱۹۸۰ء میں جب میں نے کیمبرج یونیورسٹی ہال میں مرزائیوں کا جلسہ درہم برہم کیا تھا تو حاجی صاحب میرے وفد کے قائد تھے حاجی صاحب انگریزی بے تکان بولتے ہیں آپ نے مرزائیوں سے گفتگو ہی میں انہیں لاجواب کیا۔ مرزائیوں کا سب سے پہلا شکار بھی یہی ٹاؤن ہے۔ مجلسِ احرار کے شعبۂ تبلیغ کے سابق صدر مبلغ حضرت مولانا لال حسین اختر صاحبؒ بھی پہلے پہل اسی ہڈرس فیلڈ میں تشریف لے گئے تھے۔ لیکن کچھ مفاد پرستوں نے انہیں وہاں سے نکال دیا۔ حسنِ اتفاق دیکھئے کہ جن لوگوں سے مولانا کو ایذاء پہنچی تھی وہی لوگ اللہ نے میرے لئے معاون بنا دیئے۔

میرے اس سفر کا ذریعہ عزیزی سردار محمد صاحب بہت ہی خوبصورت جذبوں کے مالک ہیں۔ کھلے دل اور کھلے ہاتھ کی خوبیاں بھی اللہ نے انہیں عطا کی ہیں ان کے برادرِ نسبتی محمد اصغر صاحب بھی بہت اچھے اور بہا درانہ جذبوں کے امین ہیں۔ سیلانی صاحب تو بہت ہی خوب آدمی ہیں شروع سے مزدوری کرتے چلے آرہے ہیں اور اپنے مٹی کے دیے کو مغرب کے قمقموں کے عوض بجھانے کو تیار نہیں اچھا شعری ذوق رکھتے ہیں۔ ان کا گھر محفلِ شعر و سخن کا چھوٹا سا مرکز بن جاتا ہے۔ جب سیلانی صاحب کی طبع رواں کہیں ٹھہر جاتی ہے تو بسیل الفاظ و اشعار رواں ہو جاتا ہے مومن خان مومن، امیر مینائی اقبال، احمد ندیم قاسمی، فیض اور خصوصاً ایسے شعراء جو "انجمن ستائش باہمی" کی سفاک سرد مہری کی نذر ہو جاتے ہیں۔ ان کا درد و سوز سے بھرپور کلام سیلانی صاحب کی بیاض کی زینت ہے۔ مجلسِ سیلانی کے شرکاء انہیں سن کر تڑپ تڑپ جاتے ہیں سیلانی صاحب ہر ویک اینڈ پر بزم سجا لیتے ہیں۔ اور یوں برطانوی کفرستان کی گندگیوں اور آلودگیوں سے دل و نگاہ اور دامن بچا لیتے ہیں۔ اس خوبصورت حلقۂ احباب کو یکجا کرنے میں ہمارے عزیز سید خالد مسعود گیلانی صاحب مرکزی کردار کے حامل ہیں آپ اپر جارج سٹریٹ مسجد کے من موہنے امام و خطیب اور مدرس ہیں چھوٹے سے قد بُت میں خالد مسعود ایک متحرک ادارہ ہیں۔ مسجد کی تمام ذمہ داریوں کو بحسن و خوبی سرانجام دے کر ماحول سے مربوط رہتے ہیں اور تمام مجلسی زندگی کی روحِ رواں ہیں اور اس پر مستزاد یہ کہ آپ لسانیاتی کالج میں انگریزی کے طالب علم ہیں اور کمپیوٹر کلاس میں داخلہ لے رکھا ہے۔ خالد مسعود بہت دلچسپ ساتھی ہیں اپنے مہمان کی تمام حسین ضرورتوں کا اس قدر دھیان رکھتے ہیں کہ وہ محسوس ہی نہیں کرتا کہ گھر میں ہے یا سفر میں،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دوستوں سے تعارف، گھمانا، پھرانا، خوراک، رہائش، آرام غرض ایک ایک بات گویا ان کے ذمہ رہی ہے۔

خالد مسعود دُھن کے پکے اور کام کے دھنی ہیں ان کی کاوش و محنت سے ہڈرس فیلڈ ہی میں احرار کانفرنس کا اہتمام ہوا لنک روڈ پر ایک گرجے کا خوب صورت ہال کرائے پر لیا گیا علاقہ بھر کے علماء کو دعوت دی گئی جمعیت العلماء برطانیہ کے جنرل سیکرٹری مولانا عبدالرشید ربانی بھی کانفرنس میں شریک ہوئے علماء نے بیان بھی کیا۔ اتحاد بین المسلمین، ردِّ مرزائیت اور احرار کی خدمات جلیلہ کانفرنس میں شریک علماء کے موضوعات تھے۔ اتنا بھرپور جلسہ ہڈرس فیلڈ کی تاریخ میں کبھی نہیں ہوا جس میں ہر طائفہ کے لوگ محبت، ذوق شوق سے شریک ہوئے ہوں۔ ہڈرس فیلڈ ایسی جگہ واقع ہے کہ اس کے چاروں طرف چھوٹے بڑے شہر ہیں۔ جہاں سے مسلمانوں کا وہاں پہنچنا بہت آسان ہے۔ بریڈ فورڈ، ڈیوزبری، ڈان کاسٹر، مانچسٹر وغیرہ سے دوست معقول تعداد میں تشریف لائے۔ سید خالد مسعود گیلانی کے دستِ راست حاجی محمد رفیق صاحب نے اس سلسلہ میں اسی طرح کام کیا جس طرح احرار ورکرز کام کرتے ہیں تعاون کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جس میں بھائی محمد رفیق صاحب نے بھرپور کردار ادا نہ کیا ہو حاجی محمد رفیق صاحب علامہ خالد محمود صاحب کے شاگرد ہیں۔ قرآن کریم پڑھنے پڑھانے اور عقائد کی پختگی میں منفرد آدمی ہیں بدعمل اور بے عمل مسلمانوں کو راست کرنے، ان سے گفتگو اور افہام و تفہیم میں علامہ صاحب سے سیکھے ہوئے گر آزماتے رہتے ہیں اور بیسیوں گمراہ لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بنتے ہیں۔ مجلس احرارِ اسلام کا لٹریچر پہنچانے وہاں وہاں پہنچا یا جہاں راقم پہنچ ہی نہیں سکتا۔ سید خالد مسعود اور حاجی محمد رفیق میرے اور احرار کے محسن ہیں۔ قارئین کہیں یہ نہ سمجھ لیں کہ یہ کوئی سرمایہ دار آدمی ہیں ہرگز نہیں۔ حاجی صاحب مزدور ہیں لیکن ذمہ دار ہیں وہ دین کا کام کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ ایک روز میں نے کہا حاجی صاحب! آپ دن بھر مزدوری کرتے ہیں اور رات ہمارے پاس آکر اپنا وقت ضائع کرتے ہیں تو کہنے لگے میں اپنا وقت تقسیم کرتا ہوں، دن کو اپنے اور بچوں کے لئے روزی کماتا ہوں کچھ وقت آپ سے سوالات کے ذریعہ دین کی باتیں سمجھتا ہوں گھر جاکر بچوں کو پڑھاتا ہوں۔ میں وقت ضائع کرنے کا قائل ہی نہیں میں تو ڈیوٹی پر ہوں۔ اے کاش تمام مسلمان یہ یقین کرلیں کہ وہ چند ڈیوٹیاں لے کر پیدا ہوئے ہیں۔ اے کاش وہ اپنی ذمہ داریاں نبھائیں۔

© rasailojaraid.com